Cambridge Assessment International Education

Cambridge IGCSE™

CANDIDATE NAME

CENTRE NUMBER

CANDIDATE NUMBER

6185568093

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2021**

2 hours

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

INSTRUCTIONS
- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction fluid.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

INFORMATION
- The total mark for this paper is 60.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ].

This document has **16** pages. Any blank pages are indicated.

NL 200374/2
© UCLES 2021

مشق نمبر: 1

درج ذیل عبارت پڑھیں اور صفحے کے دوسری طرف سوالات کے جواب لکھیں۔

سلیمہ بہت خوش تھی جب اسے پتا چلا کہ اس کا تبادلہ گرلز کالج پشاور سے اپنے آبائی شہر لاہور میں ہوگیا ہے۔ اتفاق سے وہاں جب وہ اپنی یونیورسٹی کے زمانے کی سہیلی فاطمہ سے ملی تو اسے اور بھی اچھا لگا۔فاطمہ بھی چند ماہ پہلے گوجرانوالہ کالج سے یہاں آئی تھی۔ دونوں بار بار ایک دوسرے کو نئی ملازمت کی مبارک باد دے رہی تھیں۔ پرانی دوستی انہیں اس نئے ماحول میں ابتدائی دنوں کی بوریت دور کرنے کا یقین دلا رہی تھی۔

دونوں سٹاف روم میں بیٹھی تھیں۔ فاطمہ اسے سرگوشیوں میں کالج کی سیاست اور پرنسپل کے مزاج کے بارے میں بتا رہی تھی۔ اتنے میں سلیمہ نے ایک اجنبی خاتون کو دور سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کس عمر کی ہے لیکن جو چیز سلیمہ کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی وہ اس کا شوخ لباس تھا۔ وہ قریب آ چکی تھی۔ سلیمہ چہرہ شناسی یعنی چہرہ دیکھ کر لوگوں کو پہچاننے کے فن میں گہری دلچسپی رکھتی تھی۔ اس علم سے متعلق نئی نئی کتابیں پڑھنے کے علاوہ وہ زندگی میں دوست بنانے میں بھی اس علم سے فائدہ اٹھاتی تھی۔فاطمہ نے تعارف کرواتے ہوئے کہا، ان سے ملیے یہ ہیں مسز آمنہ ریاض اور ساتھ ہی ان کے کپڑوں کی بھی تعریف کر دی ”ارے واہ! کیا غضب کا کپڑا ہے“؟ مسز ریاض نے فخر بھری مسکراہٹ سے جواب دیا۔ ”بھئی کوئی معمولی بات ہے؟ یہ ریاض صاحب کا انتخاب ہے“۔

کچھ ہی ملاقاتوں میں مسز ریاض اور سلیمہ کی اچھی دوستی ہو گئی تو اس نے ہمت کر کے مسز ریاض سے ان کے ہمیشہ خوش رہنے کا راز پوچھ ہی لیا۔مسز ریاض نے ایک لمبا سانس لیا اور بولیں ”اگر دیکھا جائے تو میری زندگی بھی عام لوگوں سے زیادہ مختلف نہیں، میرے پاس بھی ایسے کئی مسائل ہیں جن کو لے کر میں بھی گھنٹوں پریشان رہوں اور اپنے ارد گرد کے لوگوں کو بھی پریشان رکھوں، لیکن میں نے بچپن سے ہی زندگی کے کچھ اصول بنا لیے تھے“۔ ”اچھا! وہ کیا؟“ سلیمہ نے مسز ریاض کی باتوں کو انتہائی دلچسپی سے سنتے ہوئے پوچھا۔ مسز ریاض بولیں ”جو کچھ میرے پاس نہیں ہے اس پر میں کبھی افسوس نہیں کرتی اور جو کچھ میرے پاس ہے اس کی ہمیشہ قدر کرتی ہوں، اور یہی میری خوش و خرم زندگی کا راز ہے۔“ سلیمہ مسز ریاض کی باتیں سن کر دل ہی دل میں خوش ہو رہی تھی کہ اس کے چہرہ شناسی کے فن نے اس مرتبہ بھی اسے مایوس نہیں کیا تھا۔

سوال نمبر 1–6

1 سلیمہ کی خوشی کی وجہ کیا تھی؟

.... [1]

2 سلیمہ پہلی مرتبہ فاطمہ سے کب ملی تھی؟

.... [1]

3 نئے ماحول میں دونوں سہیلیوں کے لیے کو ن سی بات اطمینان کا باعث تھی؟

.... [1]

4 دور سے آنے والی اجنبی خاتون کی کس بات نے سلیمہ کو اپنی طرف متوجہ کیا؟

.... [1]

5 سلیمہ چہرہ شناسی میں اپنی دلچسپی کا اظہار کیسے کرتی تھی؟ دو باتیں لکھیں۔

....

.... [2]

6 مسز ریاض نے خوش گوار زندگی گزارنے کے کون سے دو اصول بتائے ہیں؟

....

.... [2]

[کل: 8]

© UCLES 2021

مشق نمبر: 2

مندرجہ ذیل عبارت کو پڑھنے کے بعد نیچے دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

A بچہ پیدا ہوتے ہی پہلی بار جب اپنی آنکھیں کھولتا ہے تو اسی وقت سے اس کی جسمانی نشوونما کا ایک پیچیدہ عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اس کی چھٹی حِس بھی زندگی کی حفاظت کے لیے بیدار ہو جاتی ہے۔ لیکن انسانی دماغ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کی صحیح تربیت نہ کی جائے۔ انسانی دماغ کی تربیت اور نشوونما کی بڑی مثال ان دو بچوں کی ہے جنہیں جنگل میں بھیڑیوں نے پالا تھالیکن بہت کم لوگ اس بارے میں جانتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جنگل میں پلنے والے ان بچوں کی زندگی کا کبھی سنجیدگی سے مطالعہ نہیں کیا گیا۔حالانکہ یہ بات انسانی دماغ کے پوشیدہ رازوں سے پردہ اٹھا سکتی ہے۔ 1920 میں ایک گاؤں کے رہنے والے یوسف کمال کو قریبی جنگل میں ایک ایسے بھوت نما انسان کے بارے میں اطلاع ملی جس کا دھڑ انسانوں کا لیکن سر کسی جانور کی طرح دکھائی دیتا تھا۔ یوسف کمال جنگل میں جب اس بھوت کو تلاش کرنے گیا تو اسے ایک نہیں بلکہ دو بھوت ملے۔

B یہ دو چھوٹی بچیاں تھیں۔ ان کے چہرے کو بالوں نے مکمل طور پر چھپایا ہوا تھا۔ غالباًان کو بھیڑیوں نے جنگل میں پالا تھاکیونکہ وہ بالکل بھیڑیوں کی طرح آوازیں نکال رہی تھیں۔ ان کے جسم پر جگہ جگہ جنگلی شکاری جانوروں کی طرح زخم کے نشانات تھے۔ان کے جوڑ جکڑے ہوئے تھے اس لیے وہ جانوروں کی طرح چل رہی تھیں۔ وہ یقینی طور پر اپنی دونوں ٹانگوں پر کھڑی بھی نہیں ہوسکتی تھیں۔ وہ دن کو سوتی اور رات کو جاگتی تھیں۔ ان کی اندھیرے میں دیکھنے کی صلاحیت بہت بہتر تھی کیونکہ ان کے دماغ اور اعصاب نے اپنی کارکردگی کو رات کے اندھیرے کے ماحول کے مطابق ڈھال لیا تھا۔ انہیں بامعنی زبان بولنی نہیں آتی تھی صرف کچھ آوازیں ہی نکال سکتی تھیں جن کا اظہار وہ انتہائی بنیادی ضرورت کے وقت ہی کرتی تھیں۔ اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کی شخصیت پر اس کی تربیت اور سماجی ماحول کا بہت اثر ہوتا ہے۔

C انسانی دماغ کا ایک دلچسپ کردار ہماری زندگی کے مثبت اور منفی تجربات کو یاد رکھنے کی صلاحیت ہے۔ نتیجے کے طور پر آپ کو اکثر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیوں ناخوش ہیں اور آپ کب اور کیسے خوش ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے ہمارا ذہن عام طور پر منفی چیزوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور ہمیں منفی خیالات اور سوچیں ہر وقت تنگ کرتی رہتی ہیں۔ ہمارا دماغ ان کا اس قدر عادی ہوجاتا ہے کہ آپ کو اپنی سوچ مثبت کرنے کے لیے باقاعدہ محنت اور ریاضت کرنا پڑتی ہے۔ انسان کی منفی سوچ اس کی ذہنی قابلیت کو کمزور کردیتی ہے اور اس سے ہماری یادداشت پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جو افراد ہر وقت گلے شکوے، تنقید کرتے اور خود کو کمزور سمجھتے ہیں ان کی ذہنی کارکردگی بھی وقت کے ساتھ کم ہوجاتی ہے۔ جبکہ مثبت سوچ رکھنے والے افراد زیادہ ذہین ہوتے ہیں اور ان کے درمیان رہنے سے ہماری صلاحیتیں بھی نکھرتی ہیں۔

D بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ انسان ایک سماجی جانور یا حیوان ہے۔ جہاں تک انسانی فطرت کا تعلق ہے، تو یقیناً اس بات سے انکار ممکن نہیں، لیکن اگر ہم مکمل طور پر انسان کو ایک جانور یا حیوان تسلیم کر لیں تو پھر کیوں اور کس لیے اس سے انسانی رویوں کی امید رکھیں اور اس کے حیوانی رویوں پر افسوس کریں۔ انسان کی خاصیت حیوانی خاصیتوں سے مختلف ہے جس کی بنیاد پر ہم انسان کو حیوان کے درجے سے الگ کرتے ہیں اور اس سے انسانی رویوں کی امید بھی رکھتے ہیں۔ انسانی دماغ مادے کی سب سے اعلیٰ اور پیچیدہ شکل ہے، جو اپنے وجود کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے۔ انسانی عقل و شعور وہ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے انسان جانوروں سے مختلف ہوجاتا ہے۔ اس لیے انسان کو سماجی جانور یا حیوان کہنے کی بجائے سماجی جاندار کہنا شاید زیادہ مناسب ہو۔

سوال نمبر 7–15

نیچے دیے گئے جملوں (7تا15) کو غور سے پڑھیں۔اس پیرا گراف (A–D) پر نشان لگائیں جس میں یہ بات بیان کی گئی ہے۔
کس پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

مثال: یوسف کمال جنگل میں دو بھوت ڈھونڈنے میں کامیاب رہا۔

A ☑ B ☐ C ☐ D ☐

7 سماجی ماحول اورتربیت کا ہماری شخصیت پر بہت اثر ہوتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

8 انسان کو سماجی جاندار کہنا زیادہ بہتر ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

9 منفی سوچ کا انسان کی یادداشت پر بھی اثر پڑتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

10 جانوروں کے درمیان پلنے والی بچیوں کی مثال کا سنجیدگی سے مطالعہ نہیں کیا گیا۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

11 دونوں لڑکیاں رات کے اندھیرے میں بہت اچھی طرح دیکھ سکتی تھیں۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

12 بچے کی پیدائش سے ہی اس کی جسمانی نشوونما کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

13 انسان عقل و شعور کی بنیاد پر باقی جانداروں سے الگ ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

14 انسانی دماغ اکثر اپنے خوش اور غمگین ہونے کی وجوہات سے واقف ہوتا ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

15 انسان کا دماغ مادے کی اہم ترین شکل ہے۔

A ☐ B ☐ C ☐ D ☐ [1]

[کل: 9]

مشق نمبر: 3

مطالعے کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اوردیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

کتاب انسان کی رفیق اورتنہائی کی بہترین ساتھی ہے۔ یہ معلومات کا خزانہ اور انسان کے جذبات کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ جس طرح ایک اچھا گیت انسان کی روح کو چھو لیتا ہے، ویسے ہی مطالعہ انسان کے جی کو خوش کرتا ہے۔گیت کی روح تک پہنچنے کے لیے اس کی شاعری، اس کی موسیقی کی دھن اور آواز کی مٹھاس کو محسوس کرنا پڑتا ہے۔ بالکل اسی طرح کتاب کو ہاتھ میں لے کر اسے محسوس کرنا پڑتا ہے اور اس کے مطالعے کے لیے بھی خاص اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے۔کیونکہ مقصد صرف پڑھنا ہی نہیں ہے، بلکہ اس طرح سے پڑھنا ہے کہ پڑھنے کا صحیح لطف بھی آئے۔ اس کے لیے آس پاس کے ماحول کا خاص خیال رکھنا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ مطالعے کے لیے مناسب وقت کا انتخاب کرنا بھی ضروری ہے تا کہ پوری توجہ دی جا سکے۔پہلے وقتوں میں لوگ کتاب اور پڑھنے کی اہمیت پر بہت یقین رکھتے تھے۔صاحب علم اور دولت مندافراد کے گھر میں تو باقاعدہ لائبریری بھی ہوتی تھی اور اس کے علاوہ پبلک لائبریریاں بھی تھیں۔ پڑھنے والے اپنے مطالعے کا شوق پورا کرنے کے لیے وہیں جایا کرتے تھےاور اپنے دن رات کے کچھ گھنٹے بخوشی وہاں گزارتے تھے۔

تبدیلی تو بہر حال لازم ہے۔دور جدید نے جہاں انسان کو اوربہت سی سہولیات عطا کی ہیں، وہاں وقت ایسا بدلا کہ کتاب ہاتھ سے پھسل کر کمپیوٹر اور موبائل میں سما گئی۔ یہ بھی ایسی ہی تبدیلی ہے جیسے پچھلے مرحلے میں کاغذ کی ایجاد کے بعد کتابوں کی اشاعت کو فروغ ملا اور کتابوں نے پڑھنے والوں سے اپنا ایک رشتہ قائم کیا۔ یقیناً اب بھی اسی رشتے کو ایک نئی شکل دی گئی ہےاور کتاب کو نئے زمانے کے تقاضوں کے مطابق نیا روپ دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے باوجود کتابوں کی اہمیت میں کمی نہیں آئی اور نہ ہی کتابوں کے شائقین کی تعداد کم ہوئی ہے۔کتابیں آج بھی ہزاروں، لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتی ہیں اور بین الاقوامی سطح پر فروخت کی جاتی ہیں۔ لوگ چاہے انہیں کمپیوٹر پر پڑھیں یا خرید کر ہارڈ کاپی کی صورت میں، ان کے پاس انتخاب کی سہولت موجود رہتی ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ مطالعہ کا شوق اکثر بچپن سے ہی شروع ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق بچپن میں کتابیں پڑھنے کا شوق بچے کی مستقبل کی کامیابی کی جانب ایک بڑا اشارہ سمجھا جاتاہے۔ بچوں کے خاندانی حالات کیسے بھی ہوں، اُن کے والدین کی تعلیمی قابلیت یا آمدنی کیسی بھی ہو، بچوں کے مستقبل میں کامیابی

کے لیے یہ باتیں اتنی اہم نہیں ہیں جتنا اہم بچپن میں اُن کے مطالعے کا شوق ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو والدین روزانہ کم از کم دس منٹ کے لیے اپنے بچے کے ساتھ کتاب پڑھتے ہیں، مستقبل میں ان بچوں کی مطالعے میں دلچسپی دوسرے بچوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ مطالعے کی اس عادت کی وجہ سے یہ بچے تعلیمی میدان میں بھی آگے رہتے ہیں۔

یورپ اور امریکہ میں بھی نئی نسل کی کتابوں سے دوری اور مطالعے کے شوق میں نمایاں کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ پہلے زمانے میں بچے اپنے خیالات اور خوابوں کو تقویت دینے کے لیے کتابوں کا سہارا لیتے تھے لیکن اب ان کو سب کچھ کمپیوٹر یا الیکٹرانک گیمز میں مل جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق انگلینڈ میں اوسطاً ایک سال میں بچہ اب سات کتابیں پڑھتا ہے جبکہ امریکہ میں چار کتابیں پڑھتا ہے۔ اگر ہم پاکستانی معاشرے کا جائزہ لیں تو یہ بات واضح ہے کہ کتابیں پڑھنے کے رجحان میں تیزی سے کمی واقع ہورہی ہے۔پاکستان میں کتابوں کے کم پڑھے جانے کی وجوہات میں سب سے بڑی وجہ لوگوں میں تعلیم کی کمی ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں کتابیں بھی بہت مہنگی ہیں جنہیں خریدنا عام آدمی کے لیے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ عوام کے لیے کتب خانوں کی مناسب سہولت کا نہ ہونا بھی شامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ کتابیں پڑھنے والوں کی پہنچ سے بہت دور ہو گئی ہیں اور جب تک کتابیں غریبوں کی پہنچ میں نہیں آتیں، اس رجحان میں اضافہ مشکل ہے۔ حکومتی سطح پر کاغذ کو سستا کرنا چاہیئے تاکہ چھپائی کے اخراجات کم ہو سکیں۔ لوگوں کو کتب بینی کی اہمیت کا احساس دلانے کے لیے خصوصی پروگرام ترتیب دیے جائیں۔ اس کے علاوہ لوگوں میں مطالعے کا ذوق و شوق پیدا کرنے کے لیے ان کی دلچسپی کے موضوعات پر مفید اور معیاری کتابیں شائع کی جانی چاہئیں۔

سوال نمبر 16–19

کتاب پڑھنے کے موضوع پر دیے گئے مضمون کو پڑھ کر مندرجہ ذیل سرخیوں کے تحت مختصر نوٹس تیار کریں۔

16 مطالعہ کے لیے ضروری اہتمام:

• ....

• .... [2]

17 کتاب کی نئی شکل کا مطالعے کے رجحان پر اثر:

• ....

• .... [2]

18 والدین کی مطالعے میں بچوں کی مدد کے فائدے:

• ....

• .... [2]

19 پاکستان میں مطالعہ عام نہ ہونے کی وجوہات:

• ....

• ....

• .... [3]

[کل: 9]

مشق نمبر: 4

مشق نمبرتین میں موجودہ دور میں مطالعے کے بدلتے ہوئے رجحان کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے۔

20 اب آپ ایک خلاصہ لکھیے کہ پاکستان میں کتب بینی کی موجودہ صورت حال کیا ہے اور مطالعے کے فروغ کے لیے کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟ آپ مشق نمبر تین میں بنائے گئے اپنے نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہو۔

جہاں تک ممکن ہو خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

خلاصے کے مواد کے 4 نمبر اور طرز تحریر اور صحیح زبان کے 6 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 10]

© UCLES 2021

مشق نمبر: 5

21 آپ اپنے سکول کے ساتھ ایک گاؤں کی سیر کے لیے گئے تھے۔ اپنے دادا جان کو اس تجربے کے بارے میں ایک ای میل لکھیں۔

اپنی ای میل میں مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل کریں۔

- گاؤں کا پُرسکون ماحول
- گاؤں کا قدرتی حسن
- سادہ زندگی کے بارے میں آپ کی رائے

آپ کی ای میل تقریباً 120 الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔

ای میل کے مواد کے لیے 3 نمبر اور صحیح زبان اور طرز تحریر کے 5 نمبر دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[کل: 8]

© UCLES 2021

مشق نمبر: 6

22 ”مادری زبان ہماری پہچان اور ضرورت ہے“

آپ اس رائے سے کس حد تک متّفق ہیں؟

اس بارے میں ایک مقامی اخبار میں ایک مضمون کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ آپ کا مضمون تقریباً 200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

دنیا بہت سمٹ چکی ہے اب ہم سب کو ایک ہی زبان بولنی اور سیکھنی چاہیے۔

مادری زبان میں سیکھنے سے بچوں کی تعلیمی صلاحیتیں بڑھتی ہیں۔

اوپر دیے گئے مکالمے آپ کو کچھ نکات بنانے میں مدد دے سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کچھ نکات اپنی طرف سے بھی شامل کریں۔ مضمون کے متن کے لیے 8 نمبر اور صحیح زبان اور طرزِ تحریر کے لیے 8 نمبر دیے جائیں گے۔

[کل: 16]

© UCLES 2021

BLANK PAGE

© UCLES 2021

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge Assessment International Education Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cambridgeinternational.org after the live examination series.

Cambridge Assessment International Education is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which itself is a department of the University of Cambridge.